ڈبلیو سیریز--1998--۲۴واں درس

موضوع---حضرت فاطمۃ الزہراؓ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ اَمَّا بَعْدُ

فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

یٰٓاَیُّہَا النَّبِیُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِکَ وَبَنٰتِکَ وَنِسَآءِ الْمُؤْمِنِیْنَ یُدْنِیْنَ عَلَیْہِنَّ مِنْ جَلَابِیْبِہِنَّ ذٰلِکَ

اَدْنٰٓی اَنْ یُّعْرَفْنَ فَلَا یُؤْذَیْنَ۔ وَکَانَ اللّٰہُ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا(۳۳سورہ احزاب آیت ۵۹)

ترجمہ---اے نبی ﷺ فرمادیجئے واسطے اپنی بیویوں کے اور اپنی بیٹیوں کے (چار ہیں، جمع کا صیغہ ہے) اور مؤمنین کی عورتوں کے، کہ اپنی بڑی چادروں کو اوپر سے لٹکالیں یہ (حکم) قریب تر ہے (بطور مسلمان خواتین کے) کہ پہچانی جائیں اور ایذا نہ دی جائیں، اللہ بخشنے والے ہیں اور مہربان ہیں (اطاعت کرنے والوں کیلئے)

صلبی بیٹیوں سے بہتر اپنے والد بزرگوار کو کون جان سکتا ہے، اللہ رب العزت نے نبی کریم ﷺ کو کس کردار کی بیٹیوں سے نوازا ان کے لئے سب سے چھوٹی اور محبوب بیٹی فاطمہ بنت محمد ﷺ کی عظمتوں کی جھلکیوں سے اسوہ مؤمنات سیکھتے ہیں لیکن

فاطمۃ الزہراؓ کی عظمتوں کے مروجہ اسلوب کے بیان سے پہلے اس عاجز کو ایک نا قابل تردید تحقیق ذہن نشین کرانی ہے، نبی کریم ﷺ کے اس فرمان کے حوالے سے (جس میں غالباً موجودہ دور کی بدنصیبی کی نشاندہی کی گئی ہے) کہ "کوئی بھی سود کی گرد سے نہیں بچ سکے گا" (احمد، ابوداؤد) او کما قال ﷺ (جو بھی نبی کریم ﷺ کے الفاظ اور مفہوم ہیں) یعنی سودی معاشرے میں اس قدر رچ بس جائے گا کہ ہر قیمت پر سود سے بچنے والے بھی سود کی گرد سے نہیں بچ سکیں گے

یہی صورت حال آج کل تاریخ انسانی کے فتنوں اور تعصبات سے بچنے کی ہے کہ ہر انسان خواہ کتنا ہی تعصب سے بالاتر ہو کر حالات کا تجزیہ کرے انسان ہونے کے حوالے سے تعصب کی گرد سے نہیں بچ سکتا۔

نبی کریم ﷺ کی ایک بیٹی تھی یا چار بیٹیاں تھیں کو سمجھنے میں یہ انسانی کمزوری فن تاریخ کے حوالے سے اور بھی گھمبیر صورتحال اختیار کرگئی ہے، تاریخ تو مؤرخین کے مختلف نقطہ نظر یا بالفاظ دیگر تعصبات کی بنیاد پہ پچاس سال میں بھی بدل جاتی ہے چہ جائیکہ چودہ سو سال کے پرانے واقعات!!!

اگر آپ ۶۰ سال سے زیادہ عمر کے ہیں ایک ایسی بدنصیبی کے تو آپ خود بشمول اس عاجز کے بھارت، پاکستان اور بنگلہ دیش کے لاکھوں عمر رسیدہ انسانوں کی طرح عینی شاہد ہیں پاکستان کی تخلیق ہماری نگاہوں کے سامنے ہوئی، ہمیں ایک ایک دن یاد ہے لیکن اسکے باوجود ۵۰ سال سے کم عرصے میں تاریخ متنازعہ ہوگئی ہے

فکر آخرت والوں کا اصرار ہے کہ تخلیق پاکستان کا محرک پاکستان کا مطلب کیا۔ لا الہ الا اللہ۔ کا نعرہ تھا، جب کہ سیکولرسٹ کا کہنا ہے کہ نہیں یہ تو ایک معاشی ناہمواری کو دور کرنے کے لئے بنایا گیا تھا، حالانکہ دونوں گروہ ایک ہی قائد اعظم کے فرمودات کو پیش کرتے ہیں

ہیں ہے، تاریخ کی دبیز تہوں میں جو
ن ہوا ہے نہ ہوگا، جب کہ اللہ کی کتاب
رتے ہیں
یم نے تاریخ کی چیرہ دستیوں سے تحفظ
رمایا) اس میں اے نبی ﷺ کے بعد براہِ
عد ایک کے لئے اور لفظ ہوتا ہے، دو کے
میں نبی کریم ﷺ کی لڑکیوں کے لئے جمع
اس لئے لایا گیا ہے کہ باقی سب بچیاں
پیدائش---یوں انہوں نے رَسُولٌ
ہ ابتدائے شعور ہی سے کیا جو سعادت
ساتھ ان کا نکاح ہے جو دو ہجری میں اس

اللہ کریں اس مثال سے آپ پر واضح ہوگیا ہو کہ تاریخ قابلِ اعتماد
چیزیں دفن ہوجاتی ہیں انہیں تعصبات سے نکال کر حقیقت تک پہنچنا کبھی نہ آسان
برحق ہے، ہر قسم کے شکوک وشبہات سے بالاتر ہے، آیئے اللہ کی کتاب سے اسے حل کر

۱-پہلی عظمت—حضرت فاطمۃ الزہراؓ کو اپنی باقی تین سگی بہنوں کے ساتھ قرآن کر
دیا، ۳۳ سورہ احزاب کی آیت ۵۹ میں (جس کی تلاوت اور ترجمہ آپ نے سماعت فر
راست خطاب کے بعد لفظ بنات استعمال ہوا ہے، آپ جانتے ہیں کہ عربی زبان میں ع
لئے اور لفظ ہوتا ہے اور دو سے زیادہ کے لئے جمع کا صیغہ آتا ہے، اس آیت کریمہ
کا صیغہ آیا ہے لہٰذا نبی کریم ﷺ کی دو سے زیادہ صلبی لڑکیاں تھیں، صلبی کا لفظ صرف
اور خواتین وَنِسَآءِ الْمُؤْمِنِيْنَ کے لفظ کے تحت آگئیں۔

۲-دوسری عظمت—نبی کریم ﷺ کی بعثت یعنی ظہور نبوت سے پانچ برس پہلے کی
مِنْكُمْ (تم میں سے رسول) کے حوالے سے آقائے نامدار ﷺ کی فکر و عمل کا مشاہد
ہماری کسی اور ماں کو حاصل نہیں ہوئی۔

۳- تیسری عظمت—حضرت فاطمۃ الزہراؓ کی تیسری عظمت حضرت علیؓ کے

شان سے ہوا کہ سب سے پہلے ابوبکر صدیقؓ نے درخواست کی، اللہ کے رسول ﷺ نے کہا جو اللہ کو منظور ہوگا ناکام لوٹے، عمر فاروقؓ نے جا کر درخواست کی انہیں بھی یہی جواب ملا، دونوں نے پھر جا کر حضرت علیؓ سے درخواست کی کہ آپ جایئے درخواست کیجئے اور یہ وہ درخواست تھی جو کہ محمد ﷺ نے قبول فرمالی۔

۴- چوتھی عظمت- حضرت فاطمۃ الزہراؓ کی چوتھی عظمت حضرت علیؓ سے نکاح کا اسلوب ہے (اسے ملاحظہ کیجئے) پوچھا آقائے نامدار ﷺ نے کہ علی تمہارے پاس مہر دینے کے لئے کیا ہے؟ بولے کچھ نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا وہ زرہ کیا ہوئی جو بدر سے ملی تھی؟ کہا ہاں وہ تو ہے، آپ ﷺ نے فرمایا بس وہ کافی ہے، بیچنے کے لئے نکلے عثمان غنیؓ نے ۴۰۰ یا ۴۸۰ درہم میں خرید کر اپنے قبضے میں کر لی کہا دیکھو اب یہ زرہ میری ہے، یہ پیسے تمہارے ہیں، اور یہ کہنے کے بعد مسکرا کر خدمت میں پیش کر دی کہ اب میں ہدیۃً یہ زرہ تمہیں دیتا ہوں، نبی کریم ﷺ نے خوشبو وغیرہ منگوائی اور نکاح کر دیا۔

۵- پانچویں عظمت- حارثہؓ بن نعمان کے نصیبہ کو اور نکھارنے والی بنیں، حضرت علیؓ اب تک تو آقائے نامدار ﷺ ہی کے ساتھ رہتے تھے، شادی کے بعد نئے مکان کی ضرورت پڑی، فاطمۃ الزہراؓ نے حارثہؓ بن نعمان کا نام لیا، آقائے نامدار ﷺ نے کہا کہ کب تک، اب تو کہتے ہوئے شرم آتی ہے، جونہی انہوں نے سنا بھاگے بھاگے گئے اور کہا کہ اللہ کے رسول ﷺ جو مکان آپ مجھ سے لے لیتے ہیں وہ کہیں اعلیٰ و افضل ہوتا ہے نسبتاً اس مکان کے جو میرے پاس رہ جاتا ہے اور یوں جا کر حضرت فاطمۃ الزہراؓ کو مکان پیش کر دیا۔

۶- چھٹی عظمت- چھٹی عظمت جس کی مثال تاریخ انسانی میں نہیں ہے اور نہ ہی چودہ سو سال کی امت مسلمہ میں ہے، نہ ہی قیامت تک ہونا ممکن ہے اور وہ مال وزر اور آسائشوں سے بے رغبتی ہے، عائلی زندگی میں عورت کا کردار، وہ کردار جس سے حسنؓ اور حسینؓ جنم لیتے ہیں، جس سے حیا جنم لیتا ہے، جس سے قناعت جنم لیتی ہے، آیئے مال وزر اور دنیاوی آسائشوں سے بے رغبتی کی عظمتوں سے فکر آخرت، مقام قناعت سیکھیں

۷- ساتویں عظمت- شہنشاہ دو عالم کی بیٹی کو ملنے والا جہیز کیا تھا؟ بان کی چارپائی، چمڑے کا گدا جس کے اندر روئی کی بجائے کھجور کے پتے تھے، ایک چھاگل، دو مٹی کے گھڑے، ایک مشک اور دو چکیاں، یہی دو چیزیں عمر بھر ان کی رفیق رہیں (اللہ اکبر)

۸- آٹھویں عظمت- بعد از محمد ﷺ کائنات کے عظیم ترین خاوند حضرت علیؓ کا کل سرمایہ جو حضرت فاطمۃ الزہراؓ کی نذر کیا گیا تھا وہ کیا تھا؟ ایک بھیڑ کی کھال اور ایک بوسیدہ یمنی چادر۔

۹-نویں عظمت-ایک دفعہ نبی کریم ﷺ تشریف لائے اور انہوں نے دیکھا کہ فاطمۃ الزہراؓ ناداری کی کس کیفیت تک پہنچی ہیں ؟ایک دوپٹہ اوڑھا ہوا تھا اتنا چھوٹا تھا کہ سر ڈھانپتی تھیں تو پاؤں کھل جاتے تھے اور پاؤں چھپاتی تھیں سر برہنہ ہو جاتا تھا۔ نبی کریم ﷺ نے محبوب ترین بیٹی کو اس مقامِ عظمیٰ پر رکھنے کے لئے کیا کچھ کیا گیا؟

۱۰-دسویں عظمت-جن دنوں دولت کی فراوانی ہو چکی تھی، غلام اور باندیاں تقسیم ہو رہی تھیں، اس لاثانی عظمتِ رب نے سرور کائنات ﷺ سے گھر کے کاموں میں ہاتھ بٹانے کے لئے ایک لونڈی مانگی اور ہاتھ کے چھالے دکھائے، تو ارشاد ہوا کہ جانِ پدر بدر کے یتیم تم سے زیادہ ان کے مستحق ہیں (سبحان اللہ اپنی بیٹی کو کس مقام پر رکھنا تھا)

۱۱-گیارہویں عظمت-ایک دفعہ آپ کسی غزوہ سے تشریف لائے، فاطمۃ الزہراؓ نے خیر مقدم کرنے کے لئے دروازے پر پردے لگائے اور حضرت حسنؓ اور حسینؓ کو چاندی کے کنگن پہنائے، آپ ﷺ حسب معمول حضرت فاطمہؓ کے ہاں آئے اور اس دنیاوی ساز وسامان کو دیکھ کر واپس چلے گئے، فاطمۃ الزہراؓ کو آپ ﷺ کی ناپسندیدگی کا جونہی احساس ہوا پردے کو چاک کر دیا، کنگن زبردستی اتار کر پھینک دیئے،

حسنؓ اور حسینؓ [illegible] ﷺ نے فرمایا یہ

میرے اہلِ بیت ہیں میں نہیں چاہتا کہ یہ ان غلاظتوں سے آلودہ ہوں (یہ مال وزر!!!) اس کے بدلے فاطمۃ الزہراؓ کے لئے ایک عصیب کا ہار اور ہاتھی دانت کے کنگن خرید لائے، آقائے نامدار ﷺ اپنی سب سے لاڈلی بچی فاطمۃ الزہراؓ کے لئے آرائش یا زیب و زینت کی کوئی چیز پسند نہیں فرماتے تھے

۱۲-بارہویں عظمت- ایک دفعہ حضرت علیؓ نے ان کو سونے کا ہار دیا آپ ﷺ کو معلوم ہوا تو فرمایا کیوں فاطمہ کیا لوگوں سے کہلوانا چاہتی ہو کہ اللہ کے رسول ﷺ کی لڑکی آگ کا ہار پہنتی ہیں (اللہ اکبر) اہلِ فقہ متوجہ ہوں، فقہ اور ہے اور تعلق اور ہے، حضرت فاطمۃ الزہراؓ نے فوراً اس کو بیچ کر اس کی قیمت سے غلام خرید لیا۔

۱۳-تیرہویں عظمت-اب عائلی زندگی کا وہ اسوہ جو اس کائنات نے نہ کبھی دیکھا ہے، نہ دیکھ سکتی تھیں۔سیدۃ عالمؓ گھر کا ہر کام خود اپنے ہاتھوں سے کرتی تھیں یہاں تک کہ چکی پیستے پیستے ہاتھوں میں چھالے پڑ گئے تھے بلکہ گھر کی ضروریات گھر کے باہر سے بھی لے کر آتی تھیں، اس مشقت کی ایک مثال وہ ہے جہاں مشک بھر بھر کر لانے سے سینے پر گٹھے پڑ گئے تھے گھر میں جھاڑو دیتی تھیں، کھانا پکانا خود کرتی تھیں، (آپ نے دیکھا کہ وہ کون سی گود ہے جس سے حسنؓ اور حسینؓ جنم لیتے ہیں)

یہ بربادی نسواں کے علم بردار کیا جانیں کہ جنت کی سرداری کن راہوں سے ملا کرتی ہے اسی لئے تو فاطمۃ
الزہراؓ کا شمار نبی کریم ﷺ نے ان چند مقدس خواتین میں فرمایا جو دنیا میں اللہ تعالیٰ کے نزدیک برگزیدہ قرار پائیں جیسا کہ
حدیث میں آیا ہے کہ تمہاری تقلید کے لئے تمام دنیا کی عورتوں میں مریم، خدیجہؓ، فاطمہؓ اور آسیہ کافی
ہیں (ترمذی) اوکما قال ﷺ جو بھی الفاظ اور مفہوم ہیں۔ یہاں اجازت دیں تو میں اس آج کی اجڑتی ہوئی امتِ مسلمہ کی
بربادی کی ایک بنیاد بتاتا چلوں،

قریباً ۱۱ سال پہلے دنیا کے گوشے گوشے میں پھیلی ہوئی ایک دینی اور مذہبی جماعت کی ایک بچی سے میں
نے سنا کہ اسلام کے مطابق عورت کا دل کرے تو وہ گھر میں کام کرے گی اور دل نہ کرے تو گھر میں کام نہیں کرے گی، میں لرز
کر رہ گیا وہ دن اور آج کا دن ۱۱ سال سے منتیں کرتا پھر رہا ہوں کہ کوئی اللہ کا بندہ مجھے کہیں سے کوئی حدیث اور واقعہ نکال کر دے
، نہ ہی انہوں نے رجوع کیا ہے، نہ ہی واقعہ نکال سکے ہیں، آقائے نامدار ﷺ کے اہلِ بیت کی زندگی، صحابیاتؓ کی زندگی
نہیں جھٹلائی جا سکتی، یہی حق ہے۔

۱۴- چودھویں عظمت- فاطمہؓ جب نئے گھر میں گئیں تو نبی کریم ﷺ تشریف لائے، دروازے پر کھڑے ہو کر اجازت
مانگی پھر اندر آئے، ایک برتن میں پانی منگوایا، دونوں ہاتھ اس میں ڈالے اور حضرت علیؓ کے سینے اور بازوؤں پر پانی
چھڑکا۔ پھر حضرت فاطمہؓ کو بلایا اور وہ شرم سے حیا سے لڑکھڑاتی ہوئی آئیں ان پر بھی پانی چھڑکا، فرمایا کہ میں نے اپنے خاندان
کے بہترین آدمی سے تمہارا نکاح کیا ہے۔

۱۵- پندرہویں عظمت- ان کی نبی کریم ﷺ سے والہانہ محبت تھی آپؓ مکہ میں مقیم تھیں تو عقبہ بن ابی معیط بدنصیب
نے نماز کی حالت میں ایک اونٹ کی اوجڑی لا کر آقائے نامدار ﷺ کی گردن پر ڈال دی جونہی پتہ چلا، بھاگی بھاگی آئیں اور
اس کو اٹھاتی جاتی تھیں اور عقبہ کو برا بھلا کہتی جا رہی تھیں۔

۱۶- سولہویں عظمت- وہ والہانہ محبت تھی کہ جب بھی نبی کریم ﷺ کبھی سفر فرماتے تو سب سے آخر میں حضرت
فاطمۃ الزہراؓ کے پاس جاتے اور سفر سے واپس تشریف لاتے جو شخص سب سے پہلے باریابِ خدمت ہوتا وہ حضرت فاطمہؓ ہی
تھیں، حضرت فاطمہؓ جب آپ ﷺ کی خدمت میں تشریف لاتیں تو آپ ﷺ کھڑے ہو جاتے اور ان کی پیشانی پر بوسہ دیتے
اور اپنی نشست سے ہٹ کر اپنی جگہ پر بٹھاتے (سبحان اللہ) ایک دفعہ
آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ فاطمہؓ میرے جسم کا ایک حصہ ہے جو اس کو ناراض کرے گا مجھ کو ناراض کرے گا (صحیح

بخاری) اور واقعہ یوں ہوا کہ ابوجہل کی لڑکی کو حضرت علیؓ نے نکاح کا پیغام دیا، بارگاہ نبوت میں اطلاع ہوئی، نبی کریم ﷺ ممبر پر تشریف فرما ہوئے فرمایا الِ ہشام علی بن ابی طالب سے اپنی بیٹی کا عقد کرنا چاہتی ہے اور مجھ سے اجازت مانگتی ہے لیکن میں اجازت نہیں دوں گا ایک دشمنِ اسلام کی لڑکی اور رسول ﷺ کی لڑکی اکٹھی نہیں ہوسکتیں۔ اس کے بعد ابوالعاص بن ربیع (جو نبی کریم ﷺ کے داماد تھے) کا ذکر فرمایا کہ اس نے مجھ سے جو بات کہی اسکو سچ کر کے دکھایا اور جو وعدہ کیا اس کو وفا کیا اور میں حلال کو حرام اور حرام کو حلال کرنے نہیں کھڑا ہوا لیکن اللہ کی قسم (وہی فقرہ) کہ ایک پیغمبر اور ایک اللہ کا دشمن دونوں کی بیٹیاں ایک ساتھ جمع نہیں ہوسکتیں (صحیح بخاری) اس کا یہ اثر ہوا کہ جنابہ سیدہؓ کی حیات تک حضرت علیؓ نے دوسری شادی نہیں کی۔

۱۷-سترہویں عظمت- آپ ﷺ ہمیشہ حضرت علیؓ اور حضرت فاطمہؓ کے تعلقات میں خوشگواری پیدا کرنے کی کوشش فرماتے تھے چنانچہ جب حضرت علیؓ اور حضرت فاطمہؓ میں کبھی کبھی خانگی معاملات کے متعلق رنجش ہوجاتی تو آنحضرت ﷺ دونوں میں صلح کروا دیتے۔ ایک مرتبہ آپ ﷺ گھر تشریف لے گئے صلح و صفائی کے بعد بہت مسرور نکلے لوگوں نے پوچھا جب آپ ﷺ گئے تھے تو چہرے کے اثرات اور تھے جب آپ ﷺ نکلے ہیں تو چہرے کے اثرات اور ہیں، خوش ہوئے فرمایا ہاں میں نے ان دو عظیم ہستیوں میں صلح وصفائی کروادی ہے او کما قال ﷺ

۱۸-اٹھارہویں عظمت- ایک دفعہ حضرت علیؓ نے حضرت فاطمۃ الزہراؓ پر کچھ سختی کی، وہ نبی کریم ﷺ کے پاس شکایت لے کر چلیں، پیچھے پیچھے حضرت علیؓ بھی آئے، حضرت فاطمۃ الزہراؓ نے شکایت کی (اور اب جواب سنئے --سبحان اللہ-- رسول ﷺ کی شان، حاکم اعلیٰ ہیں، انصاف سے اِدھر اُدھر نگاہ نہیں جاسکتی) فرمایا "بیٹی! تمہیں تو خود ہی سمجھنا چاہئے کہ کون سا خاوند اپنی بیوی کے پاس خاموش چلا آتا ہے" حضرت علیؓ پر اس کا یہ اثر ہوا کہ انہوں نے حضرت فاطمۃ الزہراؓ سے کہا کہ اب میں تمہارے خلاف مزاج کوئی بات نہیں کروں گا انشاء اللہ

۱۹-انیسویں عظمت- حضرت فاطمۃ الزہراؓ کی انیسویں عظمت ان کا حلیہ مبارک تھا جو رسالت مآب ﷺ سے ملتا جلتا تھا، حضرت عائشہؓ کا قول ہے کہ فاطمہؓ کی گفتگو، لب ولہجہ، نشست و برخاست کا طریقہ بالکل محمد ﷺ کا طریقہ تھا اور رفتار بھی سرور کائنات ﷺ کی رفتار تھی۔

۲۰-بیسویں عظمت- نبی کریم ﷺ کی وفات سے ایک دن پہلے جب رسالت مآب ﷺ نے فاطمۃ الزہراؓ کو بلوا بھیجا، تشریف لائیں تو ان سے کان میں کچھ کہا وہ رونے لگیں، پھر کان میں کچھ کہا تو وہ ہنسنے لگیں، حضرت عائشہ صدیقہؓ نے

دریافت کیا تو بتایا کہ پہلی دفعہ محمد ﷺ نے فرمایا تھا کہ میں اسی مرض میں انتقال کروں گا جب وہ رونے لگیں تو فرمایا کہ میرے خاندان میں سب سے پہلے فاطمہ تم ہی مجھ سے آکر ملوگی تو ہنسنے لگیں (صحیح بخاری) وفات سے پہلے جب بار بار آپ ﷺ پر غشی طاری ہوتی تھی تو حضرت فاطمہؓ یہ دیکھ کر بولیں کہ ہائے میرے باپ کی بے چینی اور محمد ﷺ نے فرمایا تھا کہ تمہارا باپ آج کے بعد بے چین نہیں ہوگا اس امتحان سے تو گزرنا ہے، آپ ﷺ کے انتقال کے بعد جب تک زندہ رہیں کبھی نہیں مسکرائیں (مسکراتیں بھی کیسے!!؟) آقائے نامدار ﷺ کی محبوب ترین اولاد تھیں اور اب تو صرف وہی باقی رہ گئی تھیں اس لئے ان کو صدمہ یقیناً زندوں سے زیادہ ہوا،

۲۱-اکیسویں عظمت-نبی کریم ﷺ کی وفات سے حضرت فاطمۃ الزہرؓ کو اللہ رب العزت نے جن امتحانات سے دوچار کیا ان میں میراث کا مسئلہ بھی تھا۔حضرت عباسؓ،حضرت علیؓ،ازواجِ مطہراتؓ یہ تمام بزرگ میراث کے مدعی تھے۔ حضرت فاطمۃ الزہرؓ کا بھی ایک خصوصی مقام تھا،ابوبکر صدیقؓ نے جائداد کی وراثت پہ الگ فیصلہ دیا اور دوران زندگی ورثا کے جائداد سے نفع حاصل کرنے پہ الگ فیصلہ دیا، فیصلہ کے پہلے حصہ کی بنیاد آقائے نامدار ﷺ کے اس ارشادِ مبارک کی بنیاد پر رکھی کہ جو ترکہ انبیاء اور رسل چھوڑتے ہیں وہ کل کا کل صدقہ ہوتا ہے اور اس میں وراثت جاری نہیں ہوتی، فیصلہ کے دوسرے حصہ کی بنیاد نبی کریم ﷺ کے اسلوب حیات پہ رکھی، آنحضرت ﷺ کی زندگی میں اہلِ بیت جس حد تک اس سے فائدہ اٹھاتے تھے اب بھی اٹھا سکتے ہیں، اس سے فاطمۃ الزہرؓ نے اختلاف کیا انہیں اس کا سخت قلق تھا نہ بات چھپائی گئی، نہ بات چھپائی جاسکتی، یہ اختلافات یقیناً ہوئے لیکن [illegible] ایسے ہوئے۔

۲۲-بائیسویں عظمت-نبی کریم ﷺ کی پیشین گوئی کا پورا ہونا--آنحضرت ﷺ کے انتقال کو چھ ماہ گزرے تھے کہ ۱۱ ہجری ۳ رمضان المبارک منگل کے دن فاطمۃ الزہرؓ نے وفات پائی--اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ آقائے نامدار ﷺ کی یہ پیشین گوئی کی مصداق بنیں

۲۳-تیکسویں عظمت-فاطمۃ الزہرؓ کی تیکسویں عظمت حیا کی معراج تھی،عورت کے جنازے کے پردے کی ابتدا بھی رب رحیم نے انہی سے کروائی، اس سے پہلے عورت اور مرد کا جنازہ کھلا ہوتا تھا، کیوں کہ حضرت فاطمہؓ کے مزاج میں انتہا کی شرم و حیا تھی اس لئے انہوں نے حضرت اسما بنت عمیسؓ سے کہا کہ جنازے میں عورتوں کی بے پردگی ہوتی ہے جس کو میں ناپسند کرتی ہوں، اسماءؓ نے کہا کہ جگر گوشۂ رسول میں نے حبش میں ایک طریقہ دیکھا ہے آپ کہیں تو اس کو پیش کروں یہ کہہ کر خرمے کی چند شاخیں منگوائیں اوران پر کپڑا تانا، جس سے پردے کی صورت پیدا ہوگئی حضرت فاطمہؓ بے حد خوش ہوئیں کہ

یہ بہترین طریقہ ہے۔ حضرت فاطمۃ الزہراؓ کے بعد حضرت زینبؓ کا جنازہ بھی اسی طریق سے اٹھایا گیا۔

۲۴- چوبیسویں عظمت- نبی کریم ﷺ کی نسل کا حضرت فاطمۃ الزہراؓ سے چلنا ہے، ان کی پانچ اولادیں ہوئیں، حسنؓ، حسینؓ، محسنؓ، ام کلثومؓ، زینبؓ۔ محسن نے بچپن ہی میں انتقال کیا۔ آنحضرت ﷺ کی صاحبزادیوں میں سے صرف حضرت فاطمہؓ کو ہی یہ شرف حاصل ہے کہ ان سے آپ کی نسل باقی رہی۔

میری بچیو میرے وارثو نبی کریم ﷺ کی امتیو اگر آپ نے میری ان معروضات کو ایمان، خود احتسابی اور عمل کے ارادے سے سنا ہے تو مبارک ہو اب اگر سونے اور جواہرات سے لدی ہوئی مجسم دعوتِ گناہ بنی ہوئی کوئی خاتون اسوہ فاطمہؓ کی بات کرتی نظر آئے گی تو آپ جان لیں گی کہ آج کی امت مسلمہ کی رسوائی کی اصل وجہ کیا ہے؟ آج کی امت مسلمہ حالتِ عذاب میں کیوں ہے؟ اب نہ تمہاری عائلی زندگی تباہ و برباد ہوگی؟ نہ تمہارا نفس اور شیطان تمہیں اس زندگی پر قائم رکھ سکے گا جو کہ قرآن و سنت کے خلاف ہے، اب آپ جان چکیں قیامت تک بات نکھرتی رہے گی کہ کن گودوں سے، کس پاکیزگی سے، کس توکل سے، کس فقر و فاقہ کی زندگی سے، اس دنیاوی چیزوں کی رغبتوں کی نفرت سے حسنؓ اور حسینؓ پیدا ہوتے ہیں، اب آپ دنیا کے لئے

-----------امن کا،

-----------سکون کا ،

-------عائلی زندگی کی عظمتوں کا،

-------معاشرتی زندگیوں کی عظمتوں

کا نمونہ ہوں گی، مثال ہوں گی، اسی کے ساتھ اجازت۔

(۱-۲۰۰۲ء) کی امت مسلمہ

مسلسل ۹ سال، رمضان المبارک میں پڑھا اور سنا، سرا

طرح سے اسوہ صحابہؓ اسوہ امہات المومنین کو نہیں اپنایا، ا

، نبی کریم ﷺ سے بنات رسول مقبول ﷺ اور ف

حواریوں کے ہاتھوں بالفعل محکومی محتاجی کی، ذلت

کیا آج بھی اللہ پہ بھرو

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

، تم میں سے ایک بہت بڑی اکثریت نے، کروڑوں نے اس عاجز کو

ا، لیکن بہت بڑی اکثریت نے جیسے اسوہ رسول ﷺ کو نہیں اپنایا، اسی

سوہ بنات رسول مقبول ﷺ کو بھی نہیں اپنایا، اسوہ فاطمۃ الزہراؓ کو نہیں اپنایا

طمۃ الزہراؓ تک کے اسوہ سے اس بے رخی پہ امریکہ اور اس کے

و رسوائی کی --نقد سزا-- نہ ملتی تو کیا ملتا؟؟

وسہ نہیں کرو گے؟ توبہ نہیں کرو گے، ساتھ نہیں دو گے؟